السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آدمی مسواک دائیں ہاتھ سے کرے یا بائیں ہاتھ سے، شرعی حکم اس میں کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ ((108/21 میں کہتے ہیں: جب ان سے سوال ہوا کہ مسواک کرنا دائں ہاتھ سے اولیٰ ہے یا اس کے برعکس اور کیا بائیں ہاتھ سے مسواک کرنے والے پر انکار جائز ہے؟ افضل کون سا ہے؟ ۔

تو انہوں نے جواب دیا: الحمد للہ رب العلمین۔ افضل بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا ہے، امام احمد نے اس پر تصریح کی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ ائمہ میں سے کسی نے مخالفت کی ہو اور یہ اس لئے کہ مسواک ''اماطة الاذیٰ'' کے باب سے ہے ہو یہ ناک صاف کرنے جیسا ہے اور اسی طرح جس چیز میں اذیت والی چیز کا ازالہ ہو اور یہ بائیں ہاتھ سے ہوگا جیسے استنجاء وغیرہ جس میں ازالہ نجاست ہے، بائیں ہاتھ سے ہوتا ہے اور ازالہ نجاست کے واجب اور مستحب سب ہی بائیں ہاتھ سے کیۓ جاتے ہیں۔

افعال دو نوع کے ہوتے ہیں:

1-ایک وہ جو دونوں اعضاء میں مشترک ہوتے ہیں۔

2-دوم: وہ جو کسی ایک کے ساتھ خاص ہوتے ہوتے ہیں اور شریعت کے مستمر قواعد یہ ہیں کہ جن افعال میں دائیں بائیں دونوں جانب شریک ہوتے ہیں تو دائیں کو مقدم رکھا جاتا ہے کرامت کی وجہ سے، جیسے وضوء اور غسل ہوا اور مسواک کرنے دایاں طرف، بغلوں کے بال اکھیڑنا، لباس اور جوتا پہننا، مسجد اور گھر میں داخل ہونا اور بیت الخلاء سے نکلنا وغیرہ۔

اور اس کے برعکس کاموں میں بائیں کو مقدم کیا جائے گا۔ جیسے بیت الخلاء میں داخل ہونا، جوتا اتارنا، مسجد سے نکلنا اور وہ کام جو ان میں کسی ایک طے ساتھ خاص ہیں تو اگر اس کا شمار باب الکرامۃ میں ہے تو دائیں ہاتھ سے ہوگا جیسے کھانا پینا، مصافحہ کرنا، کتاب پکڑنا پکڑانا اور اس طرح دیگر امور، اور اس کے برعکس کام بائیں ہاتھ سے ہونگے جیسے ڈھیلے استعمال کرنا، ذکر کو چھونا، ناک صاف کرنا وغیرہ۔ پھر آگے تفصیل بیان کی ہے۔

اور الشیخ ابن عثیمین سے پوچھا گیا کہ انسان مسواک دائیں ہاتھ سے کرے یا بائیں ہاتھ سے؟

تو آپ نے جواب دیا: یہ محل اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ مسواک دائیںھاتھ سے کرے، کیونکہ مسواک سنت ہے اور سنت اللہ کی اطاعت اور تقرب کا ذریعہ ہے تو بائیں ہاتھ سے کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ بایاں ہاتھ اذیت والی چیزوں کی طرف بڑھایا جاتا ہے۔ اور دوسرے علماء کہتے ہیں بائیں ہاتھ سے کرنا افضل ہے، اس لئے کہ مسواک کرنا ازالہ اذایٰ ہے اور ازالہ اذیٰ بایں ہاتھ سے ہوتا ہے جیسے استنجاء اور ڈھیلوں کا استعمال، تو یہ بائیں ہاتھ سے ہوتے ہیں 8 دائیں ہاتھ سے نہیں۔

کچھ اور علماء اس میں فرق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر مسواک منہ کی صفائی کےلئے ہو جیسے نیند سے بیداری پر کیا جائے یا ازالہ اذیٰ کےلئے تو یہ بائیں ہاتھ کے ساتھ ہونا چاہیے اور اگر صرف عبادت و تقرب کے طور پر ہو جیسے وضوء کرنے کے بعد مسواک کیا جائے تو یہ دائیں ہاتھ سے ہونا چاہیے۔ الحمد للہ اس مسٔلے میں وسعت ہے، جس طرح کوئی چاہے مسواک کر سکتا ہے کیونکہ کوئی واضح نص موجود نہیں ہے الخ۔

میں کہتا ہوں: ابوداود ((217/2 برقم ((414 کتاب اللباس باب الانتعال'' میں حدیث آئی ہے۔

عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاں تک استطاعت ہوئی طہارت، کنگھی اور جوتا پہننے سمیت اپنے تمام کاموں میں دایاں طرف پسند فرماتے تھے اور مسلم نے ''فی شانہ کلہ'' ذکر نہیں کیا، مسواک کا ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، ابوداود کہتے ہیں: روایت کیا ہے شعبہ سے معاذ نے اور اس نے (وسواکہ) ذکر نہیں کیا، اور اس طرح بخاری اور ابن ماجہ (69/1 برقم: 401) میں روایت کیا ہے۔

عظیم آبادی نے عون المعبود ((118/4 میں کہا ہے کہ امام نووی کہتے ہیں:

''شریعت کا مستمر قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی کام کرامت والا ہے ہے جیسے کپڑے یا شلوار پہننا، موزے پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کترنا، بالوں کی کنگھی کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، سر مونڈھنا، نماز میں سلام پھیرنا، طہارت طے اعضاء کا دھونا، بیت الخلاء سے نکلنا، کھانا پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کا استلام کرنا، اور اس کے علاوہ جو ان جیسے کام ہوں تو ان میں دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے۔

اور اس کے برعکس ہوں جیسے بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے نکلنا، ، ناک صاف کرنا، استنجاء کرنا، کپڑے یا شلوار یا موزے اتارنا، اور ان جیسے دیگر کام، تو ان میں بایاں طرف مستحب ہے اور سب دائیں طرف کی کرامت اور شرافت کی وجہ سے ہے۔

مراجعہ کریں النووی شرح مسلم((132/1

اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری((216/1 میں اس روایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: ابوداود نے مسلم بن ابراہیم اس نے شعبہ سے لفظ (وسواکہ) زیادہ بیان کیا ہے۔

اور ردالمختار((28/1 میں ہے: ''اس کا دائیں ہاتھ سے پکڑنا مستحب ہے۔ اسی طرح البحر والنہر میں ہے: اور الدر میں کہا ہے: ''یہی منقول و متواتر چلا آرہا ہے''۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ سے منقول ہے لیکن اس کے محشی علامہ نوح آفندی کہتے ہیں: ''میں کہتا ہوں دعویٰ نقل کے لئے نقل کی ضرورت ہے جو موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ باب تطہیر سے ہے تو دائیں ہاتھ سے مستحب ہے جیسے کلی کرنا اور باب ازالۃ الاذیٰ سے ہے تو بائیں ہاتھ سے مستحب ہے۔

کی حدیث میں بعض طرق میں آیا ہے کہ نبی ﷺ کنگھی کرنے، جوتا پہننے، طہارت کرنے اور مسواک سے مروی ہے اور اول قول کے لئے استدلال کیا جاسکتا ہے اس سے جو عائشہ ظاہر دوسرا قول ہے جیسے کہ امام مالک کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اور وارد ہے کہ منہ کے دائیں جانب سے شروع کرنا مراد ہے''۔ تلخیص کے ساتھ۔

میں کہتا ہوں: یہ تاویل مطلق کو مقید کرنے کے مترادف ہے اور حدیث میں قید لگانا جائز نہیں ہے جبکہ اس کی دلیل نہ ہو تو افضل میری رائے میں مسواک دائیں ہاتھ سے کرنا ہے اس صحیح حدیث کی وجہ سے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص400

محدث فتویٰ